فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

امراضِ دل اور ان کا علاج

(خودکش حملوں کی حقیقت)

ڈاکٹر مرتضیٰ بخش

15 Januray 2010 ۲۹ محرم ۱۴۳۱ھ

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ ٱللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا۟ يَكْذِبُونَ (١٠)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (١١) أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ

ٱلْمُفْسِدُونَ وَلَـٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ (١٢) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا۟ كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓا۟

أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَـٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ (١٣) سُوۡرَةُ البَقَرَة

ان کے دلوں میں (نفاق کا) مرض تھا۔ اللّٰہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب

ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا (١٠) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں،

ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (١١) دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں، لیکن خبر نہیں رکھتے (١٢) اور جب ان سے

کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے ، تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح بے وقوف

ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے (١٣)

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری: ۵۲)

ابو نعیم، زکریا، عامر، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی ظاہر ہے) اور دونوں کے درمیان میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچے اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچالیا اور جو شخص شبہوں (کی چیزوں) میں مبتلا ہو جائے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ جانور شاہی چراگاہ کے قریب چر رہا ہو جس کے متعلق اندیشہ ہوتا ہے کہ ایک دن اس کے اندر بھی داخل ہو جائے (لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، خبردار ہو جاؤ! کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتارشدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

٦) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

امراضِ دل کی قسمیں

ظاہری (محسوس) امراض

Angina, MI,
ccf, etc...

باطنی (معنوی) امراض

کفر، شرک، نفاق،
بدعت، حسد، بغض،
فساد وغیرہ

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

امراضِ دل کے اسباب

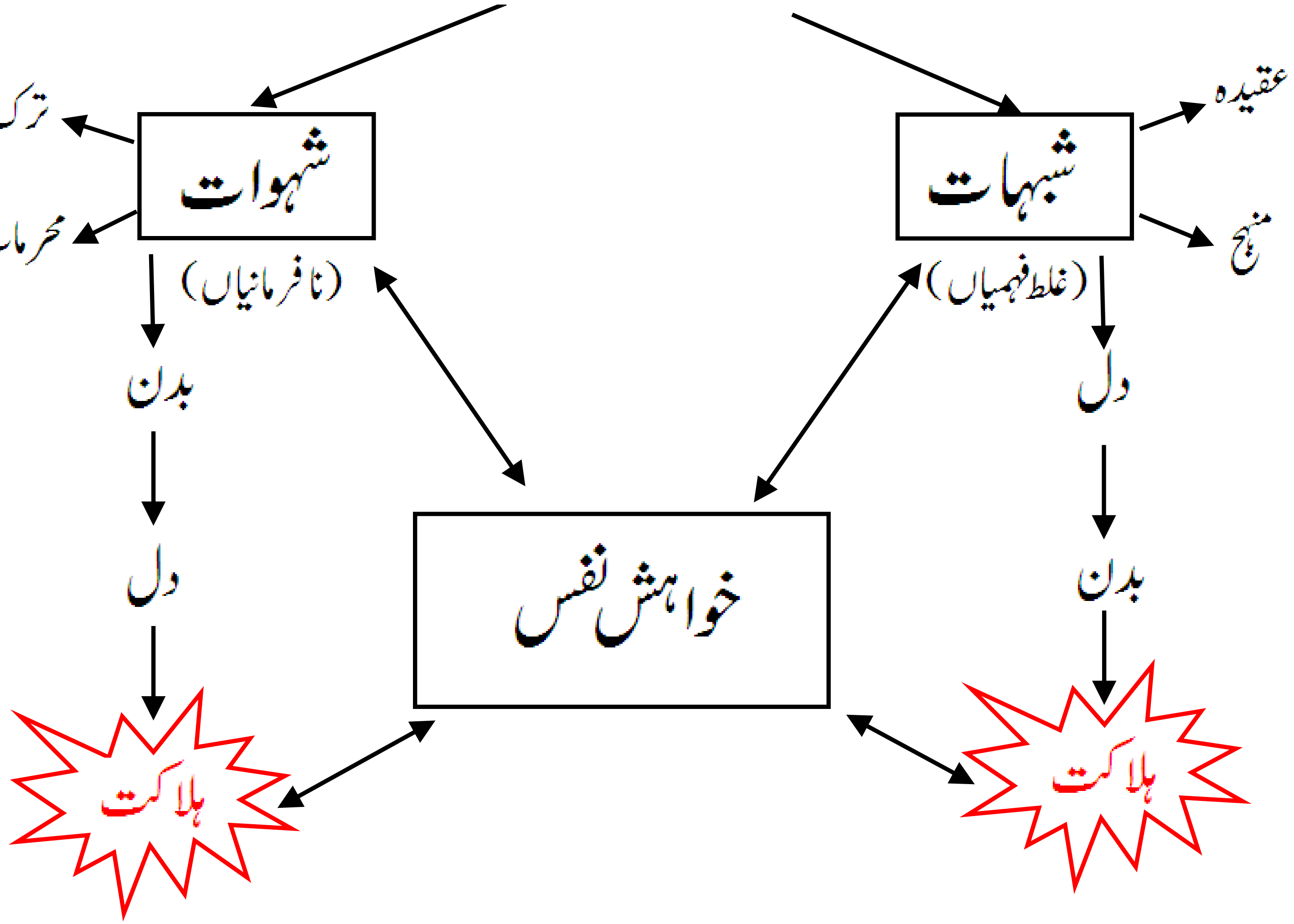

أَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَـٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيۡهِ وَكِيلًا (٤٣) أَمۡ تَحۡسَبُ أَنَّ أَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُونَ أَوۡ
يَعۡقِلُونَۚ إِنۡ هُمۡ إِلَّا كَٱلۡأَنۡعَٰمِۖ بَلۡ هُمۡ أَضَلُّ سَبِيلًا (٤٤) سُوۡرَةُ الفُرقان

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

٦) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

خودکش حملہ آور سے ملاقات

بعض اہم پیغام:

۱) سنگ دلی کی انتہا۔

۲) ذہن سازی اور انتہاپسندی کی انتہا۔

۳) فساد اور دہشت گردی کی انتہا۔

۴) جہل مرکب کی انتہا۔

۵) جہاد اور مجاہدین کے متعلق غلط فہمیاں۔

۶) علم اور علماء کے متعلق غلط فہمیاں۔

۷) امیر کے متعلق غلط فہمیاں۔

۸) تکفیر کے متعلق غلط فہمیاں۔

۹) دوستی اور دشمنی (الولاء والبراء) کے متعلق غلط فہمیاں۔

۱۰) علمائے سوء کا خطرہ۔

۱۱) بچوں کی تربیت کی اہمیت۔

۱۲) بُرے دوستوں کا خطرہ۔

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

خودکش حملوں کی حقیقت

۱) خودکشی کا معنی۔

۲) خودکش حملے کا معنی۔

۳) فدائی حملے کا معنی (انغماس)

۴) خودکشی اور قتل میں فرق۔

۵) خودکشی اور خودکش حملے میں فرق۔

۶) خودکش حملوں اور فدائی حملوں (انغماس) میں فرق۔

۷) خودکشی کا حکم۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَـٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً عَن
تَرَاضٍ مِّنكُمۡ‌ۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ‌ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمًا (۲۹) سُوۡرَةُ النِّسَاء

مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے (۲۹)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا (بخاری: ۵۷۷۸)

عبداللہ بن عبدالوہاب، خالد بن حارث، شعبہ، سلیمان، ذکوان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر ڈالے وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اس کو پیتا رہے گا اور ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا، اور جس نے اپنے کو لوہے سے قتل کر ڈالا تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اس سے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ میں اپنے آپ کو مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کی یہی حالت رہے گی۔

۸) خودکش حملوں کا حکم۔

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَـٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ

وَأَعَدَّ لَهُۥ عَذَابًا عَظِيمًا (۹۳) سُوْرَةُ النِّسَاء

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے (۹۳)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَکَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ (مسلم : ٢٥٨١)

قتیبہ بن سعید، علی بن حجر اسماعیل ابن جعفر علاء، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ آدمی ہے کہ جس کے پاس مال اسباب نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کا مفلس وہ آدمی ہوگا کہ جو نماز روزے زکوۃ وغیرہ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس آدمی نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا تو ان سب لوگوں کو اس آدمی کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس آدمی پر ڈال دیے جائیں گے پھر اس آدمی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتْ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا (بخاری: ٤١٩٦)

عبد اللہ بن مسلمہ، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب (جنگ کے ارادہ سے) چلے ہم رات میں جا رہے تھے کہ ایک شخص نے عامر سے کہا کہ تم ہمیں اپنے اشعار کیوں نہیں سناتے عامر ایک شاعر آدمی تھے (یہ سن کر) وہ نیچے اترے اور اس طرح حدی خوانی کرنے لگے۔ اے خدا اگر تیرا حکم نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، نہ صدقے دیتے اور نہ نماز پڑھتے، ہم تیرے نبی اور دین کے اوپر قربان ہماری کوتاہیوں کو معاف فرما اور جنگ میں ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں سکون کی دولت سے نواز جب ہمیں (باطل کی طرف) بلایا جائے گا تو ہم انکار کردیں گے اور کافر غل مچا کر ہمارے خلاف اتر آئے ہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ حدی خوان کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا عامر بن اکوع۔ آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے تو جماعت میں سے ایک آدمی (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب یہ جنت یا شہادت کا مستحق ہو گیا آپ نے ہمیں اس سے متمتع ہونے دیا ہوتا پھر ہم خیبر پہنچ گئے تو ہم نے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ ہمیں سخت بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر میں مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی فتح کے دن مسلمانوں نے شام کو (کچھ پکانے کے لئے) خوب آگ سلگائی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیسی آگ ہے اور تم لوگ اس پر کیا چیز پکا رہے ہو؟ عرض کیا گیا گوشت اور دریافت فرمایا کس کا گوشت؟ عرض کیا پالتوں گدھوں کا گوشت آپ نے فرمایا پھینکدو اور ہانڈیوں کو توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم (گوشت) پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں۔ آپ نے فرمایا ہاں یا ایسا کرلو جب قوم کی صف بندی ہوئی (اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ) عامر کی تلوار چھوٹی تھی انہوں نے ایک یہودی کی پنڈلی پر تلوار ماری (لیکن) اس کی دھار پلٹ کر ان کے گھٹنے کی چکتی میں لگی اور اسی سے ان کی وفات ہو گئی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب واپسی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مجھے (کچھ مغموم) دیکھا تو فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عامر کے عمل اکارت گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کہتا ہے وہ جھوٹا ہے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اسے دوگنا اجر ملے گا وہ تو کوشش کرنے والا مجاہد تھا بہت کم مدینہ میں چلنے والے عربی اس جیسے ہیں قتیبہ نے بواسطہ حاتم یہ الفاظ روایت کئے ہیں نشا بھا۔

۹) خودکش حملہ آور کا جرم۔ (خودکشی، قتل، ظلم، فساد، دھوکا، فریب، جھوٹ، باطل تاویل، تحریف وغیرہ۔)

۱۰) خودکش حملوں کے متعلق بعض غلط فہمیاں۔

ا: ﴿...یُقَـٰتِلُونَ فِی سَبِیلِ ٱللَّهِ فَیَقۡتُلُونَ وَ یُقۡتَلُونَ ...﴾ (سورة توبه : ١١١)

۲: راہب، غلام، اور جادوگر کا قصہ جس میں غلام نے اپنی جان لے لی۔ (مسلم)

۳: براء بن مالک کا قصہ جس میں وہ دیوار پھلانگ کر گئے۔

۴: خودکش حملے کرنے والا کافر ہے، یہ خوارج کا منہج ہے اور خَـٰلِدِیۡنَ فِیهَا کی تفسیر۔

۵: صحابہ کرام جنگ کے میدان میں کود جاتے بغیر کافروں کی تعداد کی پرواہ کرتے ہوئے۔

۶: ہم مجبور ہیں کیونکہ کافروں نے ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے اور کیا ہم ذلیل ہو کر گھر میں بیٹھ جائیں۔

۷: ہماری زندگی کا مقصد کافروں سے انتقام اور بدلہ لینا ہے۔ اور کافر مسلمانوں کو ویسے ہی قتل کر رہے ہیں۔

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتارشدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

خودکش حملہ آور کی شناخت (یہ لوگ کون ہیں؟)

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری: ٦٩٣٠)

عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، اعمش، خیثمہ، سوید بن غفلہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا جب میں تم سے کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کروں تو بخدا آسمان سے گرایا جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آپ کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں، اور جب میں تم سے اس چیز کے متعلق گفتگو کروں جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے (تو میں اس میں جھوٹ نہ بولوں گا، اس لئے کہ حدیث جنگ سے مختلف ہے) جنگ تو فریب ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی جو نو عمر اور کم عقل ہوں گے، باتیں تو اچھے لوگوں جیسی کریں گے (لیکن ان کا ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا (حنوق یا حناجر کا لفظ فرمایا) وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے تم جہاں بھی ایسے لوگوں کو پاؤ قتل کردو، اس لئے کہ قیامت کے دن اس کو اجر ملے گا۔ جس نے انہیں قتل کیا۔

(ان کو خوارج کہا جاتا ہے۔)

خوارج کے متعلق صحابہ کرام اور سلف صالحین کا موقف

١ ــ أخرج أبو عبد الرحمن عبد الله بن أحمد بسنده عن معاوية بن قرة: «خرج محكِّم[١] في زمان أصحاب رسول الله ﷺ، فخرج عليه بالسيف رهط من أصحاب رسول الله ﷺ، منهم عائذ بن عمرو»[٢].

٢ ــ وأخرج بسنده عن الأورق بن قيس، قال: «كنا بالأهواز نقاتل الخوارج، وفينا أبو برزة الأسلمي ــ رضي الله عنه ــ فجاء إلى نهر، فتوضأ، ثم قام يصلي»[٣].

---

(١) أي: خارجي، من الخوارج المحكمة.

(٢) السنة ٢/ ٦٤٠ (١٥٣٠)، قال المحقق: إسناده صحيح، إلا أن خالداً عنعن عن معاوية.

(٣) السنة ٢/ ٦٤٠٠ (١٥٣٢).

٣ ــ وأخرج عن نافع، قال: «لما سمع ابن عمر ــ رضي الله عنه ــ بنجدة قد أقبل، وأنه يريد المدينة، وأنه يسبي النساء ويقتل الولدان. قال: إذاً لا ندعه وذاك وهَمَّ بقتاله وحرض الناس، فقيل له: إن الناس لا يقاتلون معك ونخاف أن تترك وحدك فتقتل، فتركه»[١].

وأخرج قصة أبي الأحوص قال: «خرج خوارج، فخرج إليهم فقتلوه»[٢]. يعني أنه لما سمع بهم هب لقتالهم فقُتل.

٤ ــ وأخرج عن ابن عباس أن علياً أخرجه إلى الخوارج فكلمهم ففرق بينهم، فقال الخوارج: ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝٥٨﴾[٣].

٥ ــ وروي عن عون بن عبد الله، أن عمر بن عبد العزيز أخرجه إلى الخوارج فكلمهم[٤].

٦ ــ وكان ابن عمر يراهم شرار الخلق، وقال: انطلقوا إلى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين[٥].

٧ ــ وروى إسحاق، قال: «وسئل ــ يعني الإمام أحمد ــ عن الحرورية والمارقة يكفرون وترى قتالهم؟ فقال: اعفني من هذا وقل كما جاء فيهم في الحديث»[٦]، أي أنهم مارقة ويقاتلون ــ والله أعلم ــ.

٨ ــ وأخرج الآجري في الشريعة «عن ابن طاووس، عن أبيه قال: ذكر لابن عباس ــ رضي الله عنهما ــ الخوارج وما يصيبهم عند قراءة

---

(١) السنّة ٢/ ٦٤١ ــ ٦٤٢ (١٥٣٧). قال المحقق: إسناده صحيح.

(٢) السنّة ٢/ ٦٤٢ (١٥٣٨).

(٣) المصدر السابق ٢/ ٦٤٢ رقم (١٥٣٩). وقال المحقق: إسناده صحيح.

(٤) المصدر السابق ٢/ ٦٤٢ (١٥٤٠). قال المحقق: إسناده صحيح.

(٥) أخرجه البخاري في الصحيح، استتابة المرتدين، باب ٦؛ والفتح ١٢/ ٢٨٢.

(٦) مسائل الإمام أحمد للنيسابوري ٢/ ١٥٨.

القرآن؟ فقال ــ رضي الله عنه ــ : «يؤمنون بمحكمه ويضلون عند متشابهه، وما يعلم تأويله إلا الله والراسخون في العلم يقولون آمنا به»[1]. يعني بما يصيبهم عند قراءة القرآن من الصعق والغشي.

٩ ــ وعن عبد الله بن أبي يزيد، قال: سمعت ابن عباس ــ رضي الله عنهما ــ وذكر له الخوارج واجتهادهم وصلاحهم، فقال ــ رضي الله عنه ــ : «ليسوا بأشد اجتهاداً من اليهود والنصارى، وهم على ضلالة»[2].

١٠ ــ وعن الحسن البصري وذكر الخوارج قال: «حيارى سكارى، ليسوا يهوداً ولا نصارى، ولا مجوساً فيعذرون»[3].

---

(١) الشريعة ٢٧، ٢٨.

(٢) السابق ٢٧، ٢٨.

(٣) السابق ٢٧، ٢٨.

١١ ــ وعن المعلى بن زياد: قيل للحسن: يا أبا سعيد خرج خارجي بالخريبة ــ محلة عند البصرة ــ فقال: المسكين رأى منكراً، فأنكره، فوقع فيما هو أنكر منه(٤).

١٢ ــ ثم قال الآجري: «فلا ينبغي لمن رأى اجتهاد خارجي قد خرج على إمام ــ عدلاً كان الإمام أو جائراً ــ فخرج وجمع جماعة وسل سيفه واستحل قتال المسلمين، فلا ينبغي له أن يغتر بقراءته للقرآن ولا بطول قيامه في الصلاة ولا بدوام صيامه، ولا بحسن ألفاظه في العلم، إذا كان مذهبه مذهب الخوارج، وقد روي عن رسول الله ﷺ ــ فيما قلته ــ أخبار لا يدفعها كثير من علماء المسلمين، بل لعله لا يختلف في العلم بها جميع أئمة المسلمين»(٥).

---

(٤) السابق ٢٧، ٢٨.

(٥) السابق ٢٨.

١٣ ــ **وقال أيضاً**: (باب ذم الخوارج): «وسوء مذاهبهم وإباحة قتالهم وثواب من قتلهم أو قتلوه، قال محمد بن الحسين: لم يختلف العلماء قديماً وحديثاً أن الخوارج قوم سوء عصاة لله ــ عزَّ وجلّ ــ ولرسوله ﷺ، وإن صلوا وصاموا واجتهدوا في العبادة، فليس ذلك بنافع لهم، وإن أظهروا الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، وليس ذلك بنافع لهم لأنهم قوم يتأولون القرآن على ما يهوون، ويموهون على المسلمين، وقد حذرنا الله ــ عزَّ وجلّ ــ منهم، وحذرنا النبي ﷺ، وحَذَّرَنَاهُم الخلفاء الراشدون بعده، وحَذَّرَنَاهُم الصحابة ــ رضي الله عنهم ــ ومن تبعهم بإحسان، رحمة الله ــ تعالى ــ عليهم»[1].

---

(١) الشريعة ٢١.

١٤ ــ وأخرج ابن بطة: عن قتادة: ﴿ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ ﴾ [سورة آل عمران، الآية: ٧] قال: إن لم يكن الحرورية والسبئية فلا أدري من هم؟ ولعمري لو كان أمر الخوارج هدى لاجتمع ولكنه كان ضلالة فتفرق، وكذلك الأمر إذا كان من عند غير الله وجدت فيه اختلافاً كثيراً، فوالله إن الحرورية لبدعة وإن السبئية لبدعة ما أنزلت في كتاب ولا سنّهن نبي.

قال الشيخ: «الحرورية والسبئية الروافض أصحاب عبد الله بن سبأ، الذين حرقهم عليّ بن أبي طالب ــ رضي الله عنه ــ بالنار وبقي بعضهم»[٢].

(٢) الإبانة ٢/٦٠٧، ٦٠٨.

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

۶) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

جہاد یا فساد

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ (ابوداؤد: ۲۵۱۵)

حیوہ بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان ابی بحریہ، حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد دو طرح کا ہے ایک وہ جہاد ہے جو رضاء الہی کی خاطر کیا جاتا ہے اور اس میں امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور بہتر سے بہتر مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے ساتھی کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز کیا جاتا ہے پس ایسے جہاد میں تو سونا اور جاگنا بھی عبادت ہے۔ دوسرا جہاد وہ ہے جس میں فخر شامل ہو اور جو دکھانے اور سنانے کی غرض سے کیا جاتا ہے جس میں امام کی نافرمانی ہو اور زمین میں فساد مطلوب ہو ایسے جہاد کا کوئی اجر نہیں۔

(جہاد یا دہشت گردی - CD)

١) موضوع کی اہمیت

٢) امراضِ دل کی قسمیں

٣) امراضِ دل کے اسباب

٤) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

٥) خودکش حملہ آور سے ملاقات

٦) خودکش حملوں کی حقیقت

٧) خودکش حملہ آور کی شناخت

٨) جہاد یا فساد

٩) علاج

١٠) نصیحت

علاج

۱) دعا: ☆ اپنے لیے:

وَلَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَـٰحِهَا وَٱدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ (٥٦)

اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے (۵۶) سُوۡرَةُ الأعرَاف

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ (ابوداؤد : ٥٠٩٠)

☆ عام مسلمانوں کے لیے:

وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا وَلِإِخۡوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلۡإِيمَـٰنِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِى قُلُوبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِينَ ءَامَنُواْ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (١٠) سُوۡرَةُ الحَشر

اور (ان کے لئے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے (١٠)

۲) قرآن اور سنت کی اتباع سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق:

وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ

وَسَآءَتۡ مَصِيرًا (١١٥) سُوۡرَةُ النِّسَاء

اور جو شخص سیدھا رستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالف کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے (۱۱۵)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمۡ ءَامِنُواْ كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓاْ أَنُؤۡمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُۗ أَلَآ إِنَّهُمۡ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ

وَلَـٰكِن لَّا يَعۡلَمُونَ (١٣) سُوۡرَةُ البَقَرَة

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے، تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں، بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے (۱۳)

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ (ترمذی : ۲۶۴۱)

محمود بن غیلان، ابوداؤد حفری، سفیان، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی، عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا اور بنواسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! وہ نجات پانے والے کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اس کے مثل حدیث اس کے سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳) علم:

وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يُجَـٰدِلُ فِى ٱللَّهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَـٰبٍ مُّنِيرٍ (٨) ثَانِىَ عِطۡفِهِۦ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ‌ۖ لَهُ ۥ فِى ٱلدُّنۡيَا خِزۡىٌ‌ۖ وَنُذِيقُهُ ۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ عَذَابَ ٱلۡحَرِيقِ (٩)   سورة الحجّ

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا (کی شان) میں بغیر علم (ودانش) کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتا ہے (۸) (اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا (ہے) تاکہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے گمراہ کردے۔ اس کے لئے دنیا میں ذلت ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اسے عذاب (آتش) سوزاں کا مزہ چکھائیں گے (۹)

۴) صبر اور یقین:

وَجَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ أَئِمَّةً يَهۡدُونَ بِأَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُواْ‌ۖ وَكَانُواْ بِـَٔايَـٰتِنَا يُوقِنُونَ (٢٤)

اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔ جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے (۲۴) سُوۡرَةُ السَّجۡدَة

۵) اچھے دوستوں کی صحبت:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً (بخاری: ۵۵۳۴)

محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مشک لیے ہوئے ہے اور بھٹی دھونکنے والا ہے، مشک والا یا تو تمہیں کچھ دیدے گا یا تم اس سے خرید لوگے یا اس کی خوشبو تم سونگھ لوگے اور بھٹی والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا یا تمہیں اس کی بدبو پہنچے گی۔

۱) موضوع کی اہمیت

۲) امراضِ دل کی قسمیں

۳) امراضِ دل کے اسباب

۴) گرفتار شدہ خودکش حملہ آور کا انٹرویو

۵) خودکش حملہ آور سے ملاقات

٦) خودکش حملوں کی حقیقت

۷) خودکش حملہ آور کی شناخت

۸) جہاد یا فساد

۹) علاج

۱۰) نصیحت

نصیحت

(صرف زندہ دل والوں کے لیے)

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكۡرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلۡبٌ أَوۡ أَلۡقَى ٱلسَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيدٌ (۳۷) سُوۡرَةُ قٓ

جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے (۳۷)

سلف صالحین کے عقیدہ پر بعض تصنیفات

۱۔ ((کتاب السُنَّة)) : الامام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ ۔ ۲٤۱ھ

۲۔ ((کتاب السُنَّة)) : عبداللہ بن الامام أحمد ۔ ۲۹۰ھ

۳۔ ((کتاب السُنَّة)) : أبوبکر أَحمد بن یزید الخلال۔ ۳۱۱ھ

٤۔ ((کتاب السُنَّة)) : الحافظ ابوبکر بن ابی عاصم ۔ ۲۸۷ھ

۵۔ ((کتاب السُنَّة)) : محمد بن نصر المروزی۔ ۲۹٤ھ

٦۔ ((شرح السُنَّة)) : الإمام حسن بن علی البربھاری۔۳۲۹ھ

۷۔ ((شرح السُنَّة)) : الامام الحسین بن مسعود البغوی ٤۳٦ھ

۸۔ ((الشریعة)) : الامام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری۔ ۳٦۰ھ

۹۔ ((کتاب أَصل السُنَّة واعتقاد الدین)) : الامام ابو حاتم الرازی ۔ ۳۲۷ھ

١٠ـ ((صـــريـح السّـنَّة)) : الامــام ابــو جـعـفــر محمد بن جـريـر الطبرى ـ ٣١٠هـ

١١ـ ((شـرح مـذاهـب أَهـل السُـنَّة و مـعرفة شرائع الدين والتمسك بالسنن)) ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن شاهين ـ ٢٧٩هـ

١٢ـ ((أُصولُ السُنَّة)) : الامام ابن ابى زَمنين الأندلسى ـ ٣٩٩هـ

١٣ـ ((كتاب النزول)) ((كتاب الصفات))

١٤ـ ((كتـاب الـرؤية)) : الامـام الـحـافظ على بن عمر الدارقطنى ـ ٣٨٥هـ

١٥ـ ((كتاب التوحيد واثبات صفات الرب عزَّوجل)) : الامام ابوبكر محمد بن اسحاق بن خزيمة ـ ٣١١هـ

١٦ـ ((مقدمة ابن ابى زيد القيروانى فى العقيدة)) :عبدالله بن أبى زيد القيروانى ـ٣٨٦هـ

١٧ـ ((الابانة عن شريعة الفرقة الناجية و مجانبة الفرق المذمومة)) : الامام ابو عبدالله بن بطة العكبرى الحنبلى ـ ٣٨٧هـ

١٨ـ ((اعتقاد أئمَّة الحديث)) : الامام ابوبكر الاسماعيلى ـ ٣٧١ هـ

١٩ـ ((الإبانة عن أُصول الديانة)) ـ ((رسالة الىٰ أَهل الثغر))

٢٠ـ ((مقالات الاسلامين)) جميعها للإمام أَبى الحسن الاشعرى ـ ٣٢٠ هـ

٢١ـ ((عقيدة السلف اصحاب الحديث)) الامام ابوعثمان اسماعيل بن عبدالرحمن الصابونى ـ٤٤٩هـ

٢٢ـ ((الـمـختار فى اصول السنة)) الإمام ابو على الحسن بن أحمد ابن البنّا الحنبلى البغدادى ـ ٤٧١ هـ

٢٣ـ ((شرح أُصول اعتقاد أَهل السنُّة والجماعة)) : الامام ابو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبرى اللالكائى ـ٤١٨هـ

٢٤ـ ((كتـاب الأَربـعيـن فـى دلائل التوحيد)):أَبو إِسماعيل الهروى ـ٤٨١هـ

٢٥ـ ((كتاب العظمة)) : أَبوا الشيخ الأصفهانى ـ ٣٦٩هـ

٢٦ـ ((الاعتقاد والهداية)) ابوبكر احمد بن الحسين البيهقى ـ٤٥٨ هـ

٢٧ـ ((الحجّة فى بيان المحجّة و شرح عقيدة أَهل السُّنَّةَ)) أَبو القاسم اسماعيل بن محمد التميمى الاصفهانى / ٥٣٥هـ

٢٨ـ ((الـعقيدة الطحاوية)) : الامام احمد بن محمد بن سلامة ابو جعفر الطحاوى الازدى الحنفى ـ ٣٢١هـ

٢٩- ((لمعة الاعتقاد الهادى الىٰ سبيل الرشاد)): الامام موفق الدين أَبو محمد عبدالله بن قدامة المقدسى - ٦٢٠هـ

٣٠- ((النصيحة فى صفات الرب جلَّ وعلا)) : الامام أَبو محمد عبدالله بن يوسف الجوينى - ٤٣٨هـ

٣١- ((كتاب التوحيد)) الامام أَبوعبدالله محمد بن اسماعيل البخارى : ٢٥٦هـ

٣٢- ((كتاب التوحيد ومعرفة أَسماء الله وصفاته)) الامام محمد بن اسحاق بن منده - ٣٩٥هـ

٣٣- ((كتاب الايمان)) : الامام ابوعبيد القاسم بن سلام- ٢٢٤هـ

٣٤- ((كتاب الإيمان)) : الحافظ محمد بن يحيىٰ بن عمر العدنى-٢٤٣هـ

٣٥ـ ((كتـــاب الايـمـــان)) الـحـــافـظ ابـو بـكـر بـن محمد بن ابى
شيبة ـ ٢٣٥هـ

٣٦ـ ((كتاب الإيمان)) : الحافظ محمد بن اسحاق بن منده ـ ٣٩٥هـ

٣٧ـ ((شُعـــب الإيـمـــان)): الـحـــافـظ ابـو عبـدالـلـــه الحليمـى
البخارى:٤٠٣هـ

٣٨ـ ((مسائل الإيمان)) : القاضى ابو يعلىٰ ـ ٤٥٨هـ

٣٩ـ ((الرد علىَ الجهمية)) : الامام الحافظ ابن منده ـ ٣٥٩هـ

٤٠ـ ((الرد علىٰ الجهمية)): الامام عثمان بن سعيد الدارمى ـ ٢٨٠هـ

٤١ـ ((الرد علىَ الجهمية والزنادقة)) الامام احمد بن حنبل ـ ٢٤١ هـ

٤٢ـ ((الرد علىَ من أنكر الحرف والصوت))
الامام الحافظ ابونصر عبيد الله بن سعد السجزى ـ ٤٤٤هـ

٤٣ـ ((الاختـلاف فـى اللفظ والرد على الجهمية والمشبهة)): الإمام
ابو محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبة الدينورى / ٢٧٦هـ

٤٤ـ ((خـلـق افعال العباد والرد على الجهمية واصحاب التعطيل))
الامام البخارى-٢٥٦هـ

٤٥ـ ((مسـألة العلو والنزول فى الحديث)) الحافظ ابو الفضل محمد
بن طاهر المقدسى المعروف ب((ابن القيسرانى))٥٠٧هـ

٤٦ـ ((العلو للعلى العظيم وإيضاح صحيح الأخبار من سقيمها))

٤٧ـ ((الأَربعين فى صفات رب العالمين)) للإمام الذهبى-٧٤٨هـ

٤٨ـ ((كتاب العرش وماروى فيه)): الحافظ محمد بن عثمان بن ابى
شيبة العبسى-٢٩٧هـ

٤٩ـ ((إثبات صفة العلو)) : الإمام موفق الدين ابن قدامة المقدسى - ٦٢٠هـ

٥٠ـ ((أقاويل الثقات فى تأويل الأسماء والصفات)) الامام زين

ذیل بہت معروف ہیں:

١ـ مِنهاجُ السُنَّةِ النّبويَّةِ

٢ـ درء تعارض العقل والنقل

٣ـ بغية المرتاد فى الرد على المتفلسفة وأهل الإلحاد

٤ـ اقتضاء الصرط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم

٥ـ الصارم المسلول علىَ شاتم الرسول

٦ـ كتابُ الإيمان

٧- الرسالة التدمرية

٨- قاعدة جليلة فى التوسل والوسيلة

٩- الرد علىَ المنطقيين

١٠- العقيدة الواسطية

١١- العقيدة الحموية

١٢- الرسالة التسعينية

١٣- بيان تلبيس الجهمية

١٤- النبوات

١٥- شرح العقيدة الاصفهانية

١٦- شرح حديث النزول

ان تمام تصنیفات پر زائد اُن کا ''مجموع الفتاویٰ'' ہے کہ جس میں آپ رحمہ اللہ نے اپنی بہت ساری مؤلفات کو جمع کر دیا ہے۔ اس فتاویٰ کی کل سینتیس (۳۷) جلدیں ہیں۔

تصنیف و تالیف میں دوسرے شاہسوار شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید عالم ربانی امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (ف/۷۵۲ھ) جن کی گمراہ فرقوں کے ردّ میں نہایت ہی قابل تعریف و شکریہ جہود طیبہ تھیں۔ ان کی اس موضوع پر درج ذیل تصنیفات بہت معروف ہیں:

ا...... الصواعق المرسلة على الجهمية والمعطلة

ب...... اجتماع الجيُوشِ الاسلامية على غزو المعطلة والجهمية

ج...... القصيدة النونية

د...... شفاء العليل فى مسائل القضاء والقدر والحكمة والتعليل

ھ...... طريق الهجرتين و باب السعادتين

ان کے علاوہ بھی اُن کی نہایت ہی مضبوط و قیم کتب ہیں۔ ہم نے اوپر جتنی کتابوں کا ذکر کیا ہے یہ سب کی سب طبع شدہ ہیں۔ بہت ساری کتب ایسی ہیں کہ جن کا تذکرہ ہم یہاں اختصار کے پیش نظر نہیں کر سکے۔ ان میں سے بعض طبع ہو چکی ہیں اور بعض مخطوطات کی صورت میں موجود ہیں۔

وجزاکم اللہ خیرا